باب۔۳۱

شفعہ، اجارہ، حوالہ

(حق، مزدوری، قرض لوٹانا)

[قال النبيؐبالشفعة في كل ما لم يقسم فإذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة،(رواہ البخاری)]

[يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ،(القصص:۲۶)]

[قال النبيؐمطل الغني ظلم فإذا أتبع أحدكم على ملي فليتبع،(رواہ البخاری)]

حدیث۲۱۱۵: رسول اکرمؐ نے شفعہ (یعنی حق) کا ہر اس زمین (یامال) میں حکم دیا ہے جو مشترکہ ہو تقسیم شدہ نہ ہو۔ لیکن اگر جائیداد میں حد بندی اور راستے متعین ہو چکے ہوں تو پھر کوئی حق باقی نہیں رہتا۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۷۴، ۲۰۷۵)۔

حدیث۲۱۱۶: آنحضرتؐ کے غلام ابو رافعؓ نے سعد ابی وقاصؓ سے کہا کہ میرے دو گھر تمھارے محلے میں ہیں، تم انہیں خرید لو۔ انھوں نے انکار کیا تو ان کے ساتھ کھڑے مسور بن مخزمہؓ نے ان پر زور ڈالا کہ تم ضرور خرید لو۔ چناں چہ انھوں نے ان مکانوں کے ۴۰۰ درہم لگائے اور کہا کہ اس سے زیادہ نہیں دوں گا۔ ابو رافعؓ نے کہا کہ مجھے تو اس کے ۵۰۰ درہم مل رہے تھے۔ لیکن ارشاد نبویؐ ہے کہ پڑوسی، شفعہ کا زیادہ مستحق ہے لہٰذا میں یہ دونوں گھر تمھیں ہی دیتا ہوں۔ راوی: عمرو بن شریدؓ۔

حدیث۲۱۱۷: میں نے نبی کریمؐ سے ایک بار پوچھا کہ میرے ۲ پڑوسی ہیں۔ ان میں سے ایک کو ہدیہ (یا تحفہ) بھیجنا چاہتی ہوں۔ ان میں سے کس کو بھیجوں؟ آپؐ نے فرمایا کہ اُس کو جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث۲۱۱۸: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا ہے کہ "امانت دار خزانچی بھی خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہے، جو اپنے دل کی خوشی سے مالک کی دلائی ہوئی رقم پوری پوری دے"۔ راوی: ابو موسیٰ اشعریؓ۔

حدیث۲۱۱۹: میں قبیلہ اشعر کے دو لوگوں کو لے کر آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچا، اور عرض کیا کہ یہ دونوں ملازمت کے خواہشمند ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، نہیں ہم اپنے پاس اُسے ملازم نہیں رکھتے جو خود سے اس بات کا مطالبہ کرے۔ راوی: ابو موسیٰ اشعریؓ۔

حدیث ۲۱۲۰: ارشادِ نبویؐ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چَرائی ہوں۔ اور میں بھی مکہ والوں کی بکریاں چند قیراط میں چَرایا کرتا تھا۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۱۲۱، ۲۱۲۲: مدینہ ہجرت کے موقع پر آنحضورؐ اور حضرت ابو بکرؓ نے قبیلہ بنی ویل کے ایک شخص کو اور قبیلہ بنی عبد سے ایک سمجھدار راہ بر، عامر بن فہیرہ کو راستہ بتانے کے لیے مزدوری (اجارہ) پر رکھا۔ دونوں نے ان کو اپنی اپنی سواریاں دیں اور ہدایت کی کہ (ان سواریوں کو) تین راتوں کے بعد غار ثور کے پاس لے آئیں۔ چناں چہ دونوں وقت مقررہ پر غار ثور پہنچے، جس کے بعد وہ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۱۲۳: میں نبی کریمؐ کے ساتھ تبوک میں شریک تھا۔ اُن دنوں میرے ایک مزدور کا کسی سے جھگڑا ہو گیا۔ ایک نے دوسرے کی انگلی دانتوں میں دبالی۔ دوسرے نے اپنی انگلی اس زور سے کھینچی کہ پہلے کے دانت ٹوٹ گئے۔ وہ آنحضرتؐ کے پاس شکایت لے کر پہنچا کہ اس شخص نے میرے دانت توڑ دیے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر وہ اپنا ہاتھ کھینچ نہ لیتا تو تُو اس کی انگلی چبا جاتا۔ چناں چہ معاملہ یہیں رفع دفع ہو گیا۔ راوی: صفوان بن یعلیٰؓ۔

حدیث ۲۱۲۴: رسولِ معظمؐ نے فرمایا کہ موسیٰؑ اور خضرؑ چلے تو دیکھا کہ ایک دیوار ہے جو گرنے کے قریب ہے۔ چناں چہ خضرؑ نے اپنے دونوں ہاتھ اس دیوار کی طرف بلند کیے تو وہ دیوار اپنی پہلی حالت میں باقاعدہ کھڑی ہو گئی۔ موسیٰؑ نے خضرؑ سے کہا کہ اگر چاہتے تو تم اپنے اس کام پر اجر وصول کر سکتے تھے۔ راوی: ابی بن کعبؓ۔

حدیث ۲۱۲۵، ۲۱۲۶: آنحضرتؐ نے (ایک حکایت کی مدد سے) فرمایا کہ تم (مسلم)، یہود اور نصاریٰ کی مثال اس طرح کی ہے کہ۔۔۔ کسی نے اپنا کام مزدوری پر لگایا اور کہا کہ کون ہے جو صبح سے دوپہر تک میرا یہ کام ایک قیراط میں کر دے۔ اس کام کے لیے یہودی تیار ہو گیا۔ پھر کہا کون ہے جو دوپہر سے عصر تک میرا یہ کام ایک قیراط میں کر دے۔ اس کام کے لیے نصرانی تیار ہو گیا۔ پھر کہا کون ہے جو عصر سے سورج کے غروب ہونے تک میرا یہ کام دو قیراط کے عوض کر دے۔ اس کام کے لیے مسلمان تیار ہو گیا۔۔۔ اس پر یہوی اور نصرانی دونوں اللہ سے ناراض ہو گئے اور کہا کہ یہ کیا بات ہوئی کہ ہم لوگوں نے زیادہ کام کیا اور کم اجرت ملی۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ کیا میں نے تمھارے حق میں کوئی کمی کی ہے؟ انھوں نے کہا نہیں۔ تو اللہ نے فرمایا، یہ میرا احسان ہے میں جسے چاہوں دوں۔ راویان: حضرت عمرؓ اور ابن عمرؓ۔

حدیث۲۱۲۷: رسول مکرمؐ نے فرمایا۔ "اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ قیامت کے دن میں ۳ آدمیوں کا دشمن ہوں گا۔ ایک وہ جو میرا نام لے کر عہد کرے اور پھر توڑ دے۔ دوسرا وہ جس نے کسی آزاد کو بیچ دیا اور اس کی قیمت کھائی۔ تیسرا وہ شخص جس نے کسی مزدور کو اپنے کام پر لگایا اور پھر اس کی مزدوری نہ دی"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۸۸)۔

حدیث۲۱۲۸: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک حکایت کی مدد سے) فرماتے ہیں کہ مسلمانوں، یہودیوں اور نصاریٰ کی مثال اس طرح کی ہے کہ۔۔۔ کسی نے کچھ آدمیوں (یہودیوں) کو صبح سے رات تک کا کام ایک مقررہ اجرت پر دیا۔ انھوں نے کام تو شروع کیا لیکن جب دوپہر ہوئی تو ان لوگوں نے کہا کہ اس سے آگے ہم یہ کام نہیں کریں گے اور ہم اپنے کیے ہوئے کام کی مزدوری بھی نہیں لیں گے۔ چناںچہ بقیہ کام کے لیے دوسروں (نصرانیوں) کو بلایا گیا اور کہا کہ کام کرو، وہی مقررہ اجرت پوری ملے گی۔ انھوں نے بھی کام تو کیا لیکن جب عصر کا وقت ہوا تو انھوں نے بھی پہلے لوگوں کی طرح کام بند کر دیا اور بغیر اجرت لیے چلے گئے۔ کام تھوڑا باقی تھا لیکن مکمل تو کروانا تھا۔ لہٰذا تیسری بار لوگوں (مسلمانوں) کو بلوایا گیا اور کہا کہ کام کرو، وہی مقررہ اجرت مکمل ملے گی۔ انھوں نے کام ختم کیا اور کم وقت اور کم محنت کے باوجود وہ مکمل اجرت کے حقدار ہوئے۔ راوی: ابوموسیٰؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۱۲۵، ۲۱۲۶)۔

حدیث۲۱۲۹: (واسطہ دے کر دعا مانگنا): یہ مکرر حدیث ہے۔ اس بارے میں آپؐ کی بیان کردہ حکایت کے لیے دیکھیں حدیث ۲۰۷۶۔ راوی: سالم بن عبداللہؓ۔

حدیث۲۱۳۰: رسول مکرمؐ جب ہم کو صدقہ دینے کا حکم فرماتے تو ہم بازار جاتے، بوجھ لادتے، اور ایک مد اناج حاصل کرتے۔ پھر اس کو خیرات کرتے۔۔۔ آج ان میں سے بعض کے پاس لاکھوں موجود ہیں۔ راوی: ابومسعود انصاریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۳۳۱)۔

حدیث۲۱۳۱: آنحضرتؐ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ لوگ آگے بڑھ کر قافلے والوں سے ملیں۔ اور فرمایا کہ شہری کسی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے۔ طاؤسؒ نے مجھ سے دریافت کیا کہ "شہری کسی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے" سے کیا مراد ہے؟ میں نے انھیں بتایا کہ "دلالی نہ کریں"۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۲۷ تا ۲۰۳۲)۔

حدیث۲۱۳۲: (ایک مشرک کا ایک مسلمان کو اس کی کئی روز کی اجرت دینے سے انکار): یہ مکرر حدیث ہے۔ تفصیلی متن کے لیے دیکھیں حدیث ۱۹۶۳۔ راوی: خبابؓ۔

حدیث ۲۱۳۳: کچھ صحابہ کرامؓ سفر پر نکلے۔ راستے میں ایک جگہ رکے اور توقع کی کہ قبیلے والے مہمان نوازی کریں گے، مگر ان لوگوں نے ایسا نہ کیا۔ اس قبیلے کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا اور زہر اتر کر نہیں دیا۔ ان لوگوں نے صحابہ کرامؓ سے رابطہ کیا اور درخواست کی کہ ہماری مدد کر سکتے ہوں تو کریں۔ ایک صحابی نے کہا کہ میں یہ کام کر دوں گا لیکن اس کی اجرت لوں گا کیوں کہ تم لوگوں نے ہماری میزبانی سے انکار کر دیا تھا۔ چناں چہ بکریوں کی اجرت طے پائی۔ پھر ان صحابی نے سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کیا۔ زہر فوراً اتر گیا۔ معاہدے کے مطابق بکریاں بھی دے دی گئیں۔ اس کے بعد یہ طے پایا کے ان بکریوں کی تقسیم سے متعلق آنحضرتؐ سے رجوع کیا جائے۔ حضورؐ سے ملے تو آپؐ نے پہلے تو ان سے یہ پوچھا کہ یہ تمھیں کس طرح معلوم ہوا کہ سورۃ الفاتحہ میں ایک منتر بھی ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے بکریوں کی برابر تقسیم کا فیصلہ دیا۔ راوی: ابوسعیدؓ۔

حدیث ۲۱۳۴ تا ۲۱۳۸: ابوطیبہ نے آنحضرتؐ کے پچھنے لگائے تو آپؐ نے حکم دیا کہ اس کو ایک یا دو صاع غلہ دے دو۔ پھر ان کے مالکوں سے گفتگو کی تو ان کی مقررہ رقم محصول میں کمی کر دی گئی۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے پچھنے لگانے والے کو اجرت دلوائی۔ اگر آپ اس کام کو مکروہ جانتے تو ایسا نہ کرتے۔ راویان: انس بن مالکؓ، ابن عباسؓ، عمر بن عامرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۹۷۴، ۱۹۷۵)۔

حدیث ۲۱۳۹: رسول کریمؐ نے کتے کی قیمت لینے، زناکاری کی اجرت سے اور کاہن (نجومی) کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔ راوی: ابومسعود انصاریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۹۷)۔

حدیث ۲۱۴۰: حضورؐ نے لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۹۸)۔

حدیث ۲۱۴۱: آنحضرتؐ نے نر جانور کی جفتی کرانے کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۲۱۴۲: غزوۂ خیبر کے بعد رسول کریمؐ نے خیبر کی زمینوں کو یہودیوں کے پاس اس شرط پر رہنے دیا کہ وہ اس پر کاشت کریں گے اور اس کا آدھا حصہ حکومت کو دیں گے۔ لیکن یہودیوں نے ان زمینوں کو کرایے پر دے دیا۔ آنحضرتؐ کو جب اس بات کا پتہ چلا تو سخت خفا ہوئے اور ان کو ایسا کرنے سے منع کیا۔۔ (خلافت عمرؓ) میں حضرت عمرؓ نے ان یہودیوں سے زمینیں واپس لیں اور ان کو جلاوطن کر دیا۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۲۱۴۳، ۲۱۴۴: ارشاد نبیؐ ہے کہ مال دار کا ادائے قرض میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۲۱۴۵: ہم سب نبی اکرمؐ کے ساتھ بیٹھے تھے۔ اس اثنا میں ایک جنازہ لایا گیا اور عرض کیا کہ نماز جنازہ پڑھا دیجیے۔ حضورؐ نے سوال کیا کہ کیا اس پر کوئی قرض تھا؟ لوگوں نے کہا، جی نہیں۔ آپؐ نے اس کی نماز پڑھائی۔ پھر دوسرا جنازہ پہنچا۔ آنحضرت نے ان لوگوں سے بھی پوچھا کہ کیا اس پر کوئی قرض تھا؟ جواب آیا، جی ہاں۔ پھر آپؐ نے پوچھا کہ کیا اس نے کچھ مال چھوڑا ہے۔ لوگوں نے کہا، ۳ دینار۔ اس کے بعد آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ پھر ایک تیسرا جنازہ آیا۔ آپ نے اس کو لانے والوں سے وہی سوال کیا کہ کیا اس پر کوئی قرض تھا؟ جواب ملا، جی ہاں۔ پھر آپؐ نے پوچھا کہ کیا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے۔ لوگوں نے کہا، جی نہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، تم سب اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔ اس پر ابو قتادہؓ نے کہا کہ میں اس کے قرض لوٹانے کا ذمہ لیتا ہوں۔ چناں چہ اس کے بعد آپؐ نے اس کی نماز پڑھائی۔ راوی: سلمہ بن اکوعؓ۔

حدیث ۲۱۴۶: ابن عباسؓ قرآن کی آیت ،وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ ،[یعنی اور ہم نے اس ترکہ میں سے کہ جو والدین اور رشتہ داروں نے چھوڑا، اس کے حقدار مقرر کر دیے ہیں، اب رہے وہ لوگ جن سے تمھارے عہد و پیمان ہیں تو ان کا حصہ انہیں دو، (النساء:۳۳)] کی تفسیر بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ مَوَالِيَ سے مراد ورثاء ہیں۔ اور وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ کی تفصیل یہ ہے کہ مہاجرین جب مدینہ پہنچے تو مہاجر انصار بھائی چارہ قائم ہونے کے سبب مہاجر اس کا وارث ہوتا تھا، مگر انصاری کو کچھ نہ ملتا تھا۔ مذکورہ آیت کے نازل ہونے کے بعد وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ منسوخ ہو گئی۔ یوں ترکہ جاتا رہا، البتہ امداد و خیر خواہی کے تحت ان کے لیے وصیت کی جا سکتی ہے۔ راوی: سعید بن جبیرؒ۔۔(نوٹ: قرآنی آیات کی منسوخی سے متعلق مؤلف کا ایک نوٹ باب ۲۷ کی حدیث ۱۸۲۷ میں ملاحظہ کریں)۔

حدیث ۲۱۴۷: ہمارے پاس عبد الرحمٰن بن عوفؓ آئے تو ان کے اور سعد بن ربیعؓ کے درمیان رسول اکرمؐ نے بھائی چارہ قائم فرما دیا۔ راوی: انسؓ۔

حدیث۲۱۴۸: میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کہ کیا آپ کو یہ حدیث معلوم ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ اسلام میں جاہلیت کے عہد وپیمان نہیں؟ تو انھوں نے کہا کہ آنحضرتؐ نے تو میرے گھر میں قریش اور انصار کے درمیان عہد وپیمان کرایا تھا۔ راوی: عاصمؒ۔

حدیث۲۱۴۹: (قرض اور نماز جنازہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۱۴۵۔ راوی: سلمہ بن اکوعؓ۔

حدیث۲۱۵۰: مجھ سے رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ اگر بحرین سے مال غنیمت آیا تو میں تجھے اتنا (اپنا لپ بھر کر) دوں گا لیکن حضورؐ پہلے ہی وصال فرما گئے۔ جب حضرت ابو بکرؓ کا عہد شروع ہوا تو آپ نے اعلان کروایا کہ اگر کسی کے پاس نبی کریمؐ کا کوئی وعدہ ہو یا کوئی قرض ہو تو مجھے بتاؤ۔ چناں چہ میں نے ان کے پاس پہنچ کر بحرین سے متعلق تمام تفصیل بتائی۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے بحرین سے آئے ہوئے مال غنیمت سے مجھے لپ بھر کر دیا، اور کہا اس کا دوچند لے لو۔ میں نے اسے شمار کیا تو وہ ۵۰۰ درہم تھے۔ راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔

حدیث۲۱۵۱: اوائل دنوں میں جب مسلمانوں پر سختی بڑھی تو انھیں حبشہ کی طرف ہجرت کا حکم ہوا اور اس میں میرے والد حضرت ابو بکرؓ بھی تھے۔ راستے میں قارہ کے سردار ابن دغہ سے ملاقات ہوئی تو وہ حضرت ابو بکرؓ کے نکالے جانے پر بہت پریشان ہوا اور انھیں لے کر واپس مکہ پہنچا اور قریش سرداروں سے بات چیت کی۔ ابن دغہ کی سفارش کے نتیجے میں حضرت ابو بکرؓ مکہ میں رہ گئے۔ پھر آپ نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی۔ آپ کی قرآن سن کر لوگ جمع ہونے لگے تو قریش کے سرداروں کو فکر ہوئی اور انھوں نے ابن دغہ کو بلا بھیجا اور ابو بکرؓ کی شکایت کی۔ ابن دغہ آپ کے پاس پہنچا اور کہا دیکھو میرا ذمہ مجھے واپس کردو اور اب اپنے لیے خود کچھ کرلو۔ ابو بکرؓ نے فرمایا میں اللہ کی پناہ پر راضی ہوں۔۔۔ کچھ ہی عرصے میں رسول اکرمؐ کو دکھادیا گیا کہ جلد سب کی ہجرت مدینہ کی طرف ہوگی۔ اور پھر ۴ماہ بعد مدینہ روانگی ہوئی۔ راوی حضرت عائشہؓ۔

حدیث۲۱۵۲: رسول اکرمؐ کے پاس کوئی جنازہ پہنچتا تو دریافت فرماتے کہ اس پر کوئی قرض تو نہ تھا؟ اس نے اس کی ادائیگی کے لیے کچھ چھوڑا بھی یا نہیں؟ تب نماز پڑھاتے ورنہ کہہ دیتے تم خود پڑھ لو۔ جب مکہ فتح ہوا تو اس کے بعد سے آپؐ نے اس بارے میں فرمایا کہ اب سے (مرنے والے کا) قرض کا ادا کرنا میرے (یعنی حکومت کے) ذمے ہے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔